تعارف وتبصرہ

نام کتاب	:	مقالاتِ حبیب (تین جلدیں)
مؤلف	:	حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی زیدمجدہ استاذِ حدیث دارالعلوم دیوبند
سن اشاعت	:	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۶ء
صفحات	:	(۱۱۵۸) قیمت: (درج نہیں)
ناشر	:	شیخ الہنداکیڈمی،دارالعلوم دیوبند
تبصرہ نگار	:	مولانااشتیاق احمد قاسمی،مدرس دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند محض ایک تعلیمی ادارہ نہیں؛ بلکہ ایہ احیائے اسلام کی عظیم تحریک ہے، اسلام کی معتدل اور صحیح ترجمانی اس کا مطمحِ نظر ہے، اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہرفتنہ کی سرکوبی کے لیے جدوجہد کرنااس کے مشن میں داخل ہے،فضلائے دیوبند، دارالعلوم سے صرف سنداور سرٹیفکیٹ لے کرنہیں جاتے؛ بلکہ اس سے زیادہ قیمتی اورگراں مایہ متاع لے کرجاتے ہیں، وہ نبی آخرالزماں ﷺ کی لائی ہوئی آخری شریعت کوافراط وتفریط سے بچاکر حدِ اعتدال پر باقی رکھنے، اس پرعمل کرنے اورکرانے کا جذبہ ہے،اسی سپرٹ کی وجہ سے چہاردانگ عالم میں ان کی ایک پہچان ہے،بحمداللہ! دنیاکے ہرگوشے میں پہنچ کروہ اپنی اس ذمہ داری کواداکررہے ہیں،فضلائے دیوبندکی تعداد ڈیڑھ سوسال کے بعداب تک محض پچاس ہزارکے آس پاس ہے؛لیکن روئے زمین کاکوئی خطہ ایسانہیں جہاں وہ پہنچ نہ گئے ہوں،دنیاکاکوئی ادارہ اس باب میں ہمسری کادعویٰ نہیں کرسکتا،اس پرہمیں اللہ رب العزت کاشکراداکرناچاہیے؛لیکن قابلِ توجہ پہلویہ ہے کہ آخرابنائے دیوبندمیں وہ خالصیت کیسے پیداہوتی ہے؟اس کامنبع کہاں ہے؟یہ طوفانِ بلاخیزکہاں سے اٹھتاہے؟اس سیل رواں کاسوتااورسراکہاں ہے؟توبلاتکلف اس کاجواب ہوگا کہ یہ سب کچھ یہاں کے بافیض اساتذہ کی کرشمہ سازی ہے کہ ان کے فیض تربیت سے لوہے کندن بن

جاتے ہیں، پتھر پارس کا روپ دھار لیتے ہیں، در بے مایہ گراں مایہ ہوجاتے ہیں، یا یوں کہیے کہ مُردوں میں مسیحائی آجاتی ہے؛ ان ہی عبقری اساتذۂ فضل وکمال میں حضرت الاستاذ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی زید مجدہ ہیں، جن کا علم پختہ، ذہن استوار اور معلومات وافر ہیں، ان کی سحر بیانی کی شان ہی نرالی ہے، ان کی تحریر میں علم اور مواد بہت ہوتا ہے، اردو اور عربی زبان وادب کے مشہور ومعروف اہل قلم وانشاء پرداز حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی دامت برکاتہم کے یہ قول:

''موصوف کے ہاں دینی علمی مطالعہ کی وسعت، تجزیہ و درایت کی بہتات، دقتِ نظری، تحلیل وتجزیہ کی فراوانی کے ساتھ ساتھ قاری کو زبان کی چاشنی، شگفتگی وشستگی، سلاست اور روانی (اور صرف آمد، جس میں آورد کا کوئی شائبہ نہ ہو) کا احساس ان کے علمی موضوعات کی تحریروں کو بھی ازاول تا آخر پڑھ جانے کے لیے، اس طرح (مجبور) کرتا ہے کہ بدذوق سے بدذوق انسان بھی ان کی تحریر کو مکمل پڑھے بغیر دست انداز نہیں کرسکتا، قلم کی پختگی اور تحریر کے بانکپن کی وجہ سے.... پختہ کار اہلِ قلم علما پر بھی مولویانہ زبان لکھنے کی سراسر ظالمانہ تہمت لگانے والے انتہائی بے حیا لوگ بھی ان پر یہ تہمت لگانے کی جرأت نہ کرسکیں گے، یہ اردو زبان پر ان کی معقول گرفت کی بہت بڑی دلیل ہے، صحافیانہ سطحیت، نامہ نگارانہ خشکی ....ناپختگی وناہمواری سے ان کی زبان بالکل مُبرّ اہے۔'' (ص ۱۷)

''مقالاتِ حبیب'' کے تینوں حصوں کو دارالعلوم نے ''شیخ الہند اکیڈمی'' کے ذریعہ طبع کرایا ہے، طباعت واشاعت کا مقصد بھی فکری ومسلکی اعتدال کی دعوت ہے، مطبوعہ مقالات چھ ابواب پر مشتمل ہے، اس میں چون (۵۴) مرکزی عناوین ہیں، ان میں دارالعلوم دیوبند کا شش جہتی تعارف، مزاج ومذاق، خدمات اور کارناموں کا مفصل تذکرہ ہے، فرقِ باطلہ میں سے قادیانیت، شیعیت، غیرمقلدیت اور مودودیت کا خوب خوب تعاقب کیا گیا ہے۔ سب سے زیادہ غیرمقلدیت کے مختلف نقطہ ہائے نظر کی قلعی کھولی گئی ہے، کوئی بات بلاحوالہ نہیں کہی گئی ہے، اسلوب نہایت عمدہ اوردل نشیں ہے، خالص علم وتحقیق کے عناوین بھی زبان وبیان کی شیرینی سے خالی نہیں ہیں، ترسیل وپیش کش میں کافی سنجیدگی ہے، احادیث ورجال کی کتابوں کے حوالے، تاریخ سے استناد اور معقولیت سے استیناس نے دفاعی مقالوں میں کافی جان پیدا کردی ہے، اسی کے ساتھ معروضی اندازِ تخاطب سے قاری متأثر ہوئے بغیر نہیں رہتا، قادیانیت اور شیعیت کے موضوعات میں تیرونشتر بھی خوب ہیں، بعض بعض برمحل اشعار کی تیشہ زنی سے لطف پیدا ہوجاتا ہے، دلائل وبراہین کے ساتھ ہی مناظرانہ تعبیرات نے خوب بخیے اُدھیڑے ہیں، ملاحظہ فرمائیے: نبی افرنگ کی داستانِ حیات، شیعیت کا یہود نواز کردار، آئینہ ان کو دکھایا تو برامان گئے،

مرزا قادیانی اپنے عقائد اور دعووں کی روشنی میں، ''ترجمان دہلی'' کی الزام تراشیوں پر ایک نظر، دفاعی عناوین میں ''ایک مجلس کی تین طلاق''، کیا خواتین کا مساجد میں آکر باجماعت نماز پڑھنا درست ہے؟ ایک مجلس کی تین طلاق اور روشن خیال دانشوروں کا رویہ'' وغیرہ بھی بہت عمدہ ہیں۔

پہلے باب میں دارالعلوم کا تعارف اور اس کی خدمات پر اتنا اچھا لکھا ہے کہ بقول مولانا امینی زیدمجدہ: ''قلم توڑ دیا ہے'' (ص۱۶) فقہی اور تاریخی، مقالات بھی اپنے اندر معلومات کا خزانہ رکھتے ہیں، مجموعہ مقالات میں گوشۂ سیرت و تاریخ بھی ہے، اس کے آٹھ عناونین میں سے سیرت کے علاوہ تین عناوین بابری مسجد اور ایودھیا سے متعلق ہیں، جب کہ چھٹے باب میں ایودھیا کے مشاہیر علماء ومشائخ کی تاریخ رقم کی گئی ہے، ان کے علاوہ محدثین، فقہاء اور ارباب علم وفضل کی پچاسوں شخصیات کے تراجم مختصر اور عمدہ انداز میں مرتب کیے گئے ہیں، جون پور اور بنارس کے اہل علم اور مشاہیر کے اوپر بھی خوب خامہ فرسائی کی گئی ہے، موصوف کی شخصیت اور ان کے قلم میں عجیب تاثیر ہے، جب فقہ پر لکھتے ہیں تو خالص فقیہہ اور مفتی معلوم ہوتے ہیں، اور جب حدیث ورجال پر گفتگو کرتے ہیں تو عظیم محدث محسوس ہوتے ہیں اور تاریخ کے جس گوشے کو چھیڑتے ہیں، اسی کے متخصص معلوم ہوتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ''مقالات حبیب'' کا ہر قاری پڑھنے کے بعد میری تصدیق ضرور کرے گا، بعض نادر تحریریں بھی منصۂ شہود پر لائی گئی ہیں مثلاً حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی روداد سفر حرمین۔

اس طرح یہ مجموعہ کافی متنوع اور گوناگوں خصوصیات کا حامل ہے، طلبہ، علماء اور تاریخ وادب سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں کے لیے بہت مفید ہے، بلکہ ان تمام لوگوں کے لیے جو دارالعلوم دیوبند کی خدمات، اس کے فکری اعتدال، حقیقی مزاج ومذاق کو سمجھنا چاہتے ہیں، اور ان لوگوں کے لیے بھی جو مسلک دیوبند کے خلاف ہرزہ سرائی سے متاثر ہوجاتے ہیں، اور ان کے دل میں شکوک وشبہات پیدا ہوجاتے ہیں؛ چوں کہ یہ مقالات صحیح اور درست انداز میں دارالعلوم کی ترجمانی کرتے ہیں؛ اس لیے شیخ الہند اکیڈمی کے ذریعہ خود دارالعلوم نے اس کی طباعت واشاعت کا انتظام کیا ہے، کتابت، طباعت، کاغذ، ٹائٹل ہرلحاظ سے پرکشش ہے، میں نے طبع ہونے کے بعد ہی اس کا مطالعہ شروع کیا تھا؛ مگر مختلف مشاغل کی وجہ سے کافی دن کے بعد ہی مکمل پڑھ سکا اور تبصرہ لکھنے کی جرأت کیا، تاخیر کے لیے ناشر اور محترم مؤلف زیدمجدہ سے معذرت ہے۔

❁ ❁ ❁